سویڈن کے نیشنل ریڈیو کی نمائندہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

❀......بعد ازاں سویڈیش نیشنل ریڈیو کی نمائندہ Anna Bubehko نے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوفہ نے کہا کہ میرا طریق ہے کہ جب بھی میں کسی کا انٹرویو لیتی ہوں تو اس سے ان کا تعارف پوچھتی** ہوں۔لہٰذا آپ بھی بتائیں کہ آپ کون ہیں؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** میں خدا تعالیٰ کا ایک عاجز انسان ہوں۔ میرا 2003ء میں بطور سربراہ جماعت احمدیہ انتخاب ہوا تھا جس کو ہماری جماعت خلیفہ کے نام سے پکارتی ہے۔پس تب سے میں اس جماعت کی سربراہی کر رہا ہوں۔

❀......**موصوفہ نے پوچھا کہ خلیفہ بننا کیسا لگتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ کوئی سیاسی یا دنیاوی لیڈرشپ کی طرح نہیں ہے۔ اپنے پیروکاروں کا خیال رکھنا، انہیں اسلام، قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیمات کے بارہ میں بتانا میری ذمہ داری ہے اور اس مقصد کی پیروی کرنا جس کو لے کر بانی جماعت احمدیہ آئے تھے اور وہ مقصد یہ تھا کہ بنی نوع انسان کو اس کے خالقِ حقیقی کے قریب کیا جائے اور بنی نوع انسان کو حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس دلایا جائے۔

❀......موصوفہ نے پوچھا کہ دنیا میں **ملینز کی تعداد میں احمدی مسلمان ہیں۔آپ دورانِ سال کتنا سفر کرتے ہیں؟**

گو کہ میں سفر تو کرتا ہوں مگر میں یہ نہیں کہوں گا کہ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ مل چکا ہوں۔ میں نے مشرقی و مغربی افریقہ، انڈیا، نارتھ امریکہ، یورپ، جاپان، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے دورے کئے ہیں جہاں میں افرادِ جماعت کے ساتھ ملا ہوں۔گزشتہ 13 برس کے دوران میں نے ان ممالک کے دورے کئے ہیں۔آپ کہہ سکتے ہیں کہ سال میں دو یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ میں باہر گزارتا ہوں۔

❀......**موصوفہ نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا ملک بھی ہے جہاں آپ نہ گئے ہوں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** کافی ملک ہیں جہاں میں کبھی نہیں گیا۔انڈونیشیا میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے وہاں میں کبھی نہیں گیا۔ ملائیشیا میں ہماری جماعت ہے اور وہاں بھی نہیں گیا۔اسی طرح جنوبی امریکہ میں ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہاں بھی نہیں گیا۔مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں نہیں گیا۔سیرالیون، لائبیریا اور آئیوری کوسٹ نہیں گیا۔مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہماری جماعت قائم ہے مگر وہاں نہیں جاسکتا۔پاکستان میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے جہاں میں خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے رہائش پذیر تھا اور خلیفہ بننے کے بعد وہاں نہیں جاسکتا کیونکہ وہاں ایسے قوانین ہیں جن کی وجہ سے ہم اپنے عقیدے کا اظہار اور پرچار نہیں کر سکتے۔

❀......اس کے بعد موصوفہ نے کہا کہ **آپ کے نزدیک اس وقت احمدی مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا سوال** کیا ہے؟ **اور آپ کی توجہ کس طرف ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ میری ذمہ داری بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔آج کے دور میں لوگ مذہب کی بجائے دنیا کی طرف زیادہ رغبت رکھتے ہیں۔اور پھر یہ بھی ذمہ داری ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ کیونکہ جب تک آپ دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے آپ امن قائم نہیں کر سکتے۔اگر ہر ایک اپنے اوپر عائد دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کر رہا ہو تو پھر لڑائی جھگڑے کی کوئی صورت نہیں بچتی۔

❀......**موصوفہ نے اس پر کہا کہ یہ پہلو تو کافی وسیع ہیں۔ آپ کسی ٹھوس بات کی مثال دے سکتے ہیں جس پر آپ کام کر رہے ہیں؟**

اس پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** ہمارا یہی مشن ہے اور اسی مشن پر دنیا بھر میں کام ہو رہا ہے۔ ایک تو مشنری کا کام ہے یعنی ہم حقیقی اسلامی تعلیمات جو قرآن کریم میں بیان ہوئیں اور پیغمبر اسلام کے اسوہ میں دیکھنے کو ملیں ان کی تبلیغ کرتے ہیں۔اور دوسری چیز انسانیت کی خدمت ہے جو ہم تیسری دنیا کے ممالک میں بجالا رہے ہیں۔مثال کے طور پر ہم سکول، ہسپتال اور دیگر سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔تیسری دنیا کے بعض ممالک بالخصوص افریقہ میں بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔پھر ہم نے اس طرح کے کئی اور انسانی خدمت کے پراجیکٹس شروع کر رکھے ہیں جس میں ماڈل ویلیجز کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔اس طرح کے کئی اور کام ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ آپ معین طور پر کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں۔

❀......اس پر خاتون صحافی نے کہا کہ **میری مراد تھی ایسی چیزیں جن پر آپ اس وقت زیادہ توجہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: تبلیغ کا کام ہے۔اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کا کام ہے اور پھر انسانی خدمت کا کام ہے۔یہی دو کام ہماری توجہ کا مرکز ہیں۔

❀......**اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ مارچ میں گلاسگو میں ایک احمدی مسلمان کو قتل کر دیا گیا تھا۔کیا آپ بتا سکتے ہیں اس واقعہ نے برطانیہ میں جماعت احمدیہ پر کیا اثر کیا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو پتہ ہے کہ یورپین ممالک اور یو کے میں مذہبی آزادی ہے۔ ایک قتل کا واقعہ ہوا تھا اور جس شخص نے یہ قتل کیا تھا اس کو پولیس نے پکڑ لیا ہے اور وہ اس وقت جیل میں ہے اور اسے اس کی سزا مل جائے گی۔وہاں کی حکومت اور معاشرہ ہمیں تحفظ دے رہا ہے۔یہاں تک کہ بعض مسلمان جماعتوں نے بھی ہمارے حق میں نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔اب مجھے نہیں پتہ کہ انہوں نے یہ حکومت اور میڈیا کے دباؤ میں آکر ایسا کیا ہے یا لوگوں کا دباؤ تھا۔لیکن بہرحال یہ جماعت احمدیہ کیلئے نقصان تھا اور اس کے ذریعہ یو کے میں کوئی اچھی مثال قائم نہیں ہوئی۔

❀......موصوفہ نے کہا کہ کیا **قتل کے اس واقعہ کے بعد آپ کی مساجد کی سیکیورٹی میں اضافہ ہوا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل اضافہ ہوا ہے۔حتیٰ کہ بعض علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد ہے وہاں پولیس نے خود ہمیں اپنی سیکیورٹی بڑھانے کا کہا ہے۔

❀......**موصوفہ نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ مستقبل میں آپ کو اپنی سیکیورٹی میں مزید اضافہ بھی کرنا پڑے گا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو پتہ ہے کہ دنیا کے حالات کیسے بدل رہے ہیں؟ اور یہ صرف احمدیوں کی سیکیورٹی کی بات نہیں بلکہ ہر ایک کی سیکیورٹی کا سوال ہے۔ RADICALISED لوگوں کا سلسلہ اسی طرح کچھ اور عرصہ چلا تو آپ خود بھی محفوظ نہیں ہوں گی۔ابھی تک یورپ میں احمدیوں کی پبلک جگہوں یا اجتماعوں پر حملہ نہیں ہوا مگر پیرس اور برسلز میں عام جگہوں پر بھی جس طرح حملہ آوروں نے سفّاکی کا مظاہرہ کیا وہ آپ نے دیکھ ہی لیا۔

❀......**اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت میں اضافہ ہو رہا ہے اور سنّی اور شیعہ کا تنازعہ بھی ہے۔ اس سے آپ کی جماعت کو کیا** اثر پڑتا ہے؟ **آپ اس کے بارہ میں کیا کہیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شدت پسند مسلمان تو ہر ایک کو نشانہ بنا رہے ہیں۔وہ مجھے بھی اور آپ کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں۔جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو ہمیں دوہرا خطرہ ہے کیونکہ وہ لوگ ہمارے عقائد کے اختلاف کی وجہ سے بھی ہمارے خلاف ہیں۔سنّی، شیعوں کو مار رہے ہیں اور بعض جگہوں پر خودکش دھماکے کر رہے ہیں اور جہاں کہیں شیعوں کو موقع ملتا ہے وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔لیکن ہم امن پسند لوگ ہیں۔جب دو مساجد میں ہمارے سو کے قریب احمدی مار دیئے گئے اس وقت بھی ہم نے کسی قسم کا بدلہ لینے کی کارروائی نہیں کی۔ہم امن کے ساتھ رہتے ہیں۔حتیٰ کہ حکومت نے بعض لوگوں کو گرفتار بھی کیا جو اِن حملوں میں ملوّث تھے لیکن ان میں سے بعض کو تو سزا دی گئی اور بعض کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور بعض کو ہر قسم کے الزام سے بری قرار دے کر آزاد کر دیا گیا۔اس وقت بھی ہم نے کچھ نہیں کیا اور نہ ہی کر سکتے ہیں کیونکہ ملک کا قانون ہمارے خلاف ہے۔پس یہی ہمارا طریق ہے اور ہم اسی طرح سب کچھ برداشت کرتے ہیں۔

❀......**موصوفہ نے کہا کہ آپ نے مذہبی آزادی کی بات کی ہے جس سے مَیں سمجھی ہوں کہ آپ لوگ جہاں بھی رہتے ہیں ایک اقلیت کی حیثیت سے رہتے ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا: مسلم دنیا میں ایک اقلیت کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ مگر یہاں یورپ میں تو بعض خاص نسلوں یا مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں جن کا شمار یہاں اقلیتوں میں ہوتا ہے مگر آپ لوگ تو ہمیں مسلمان ہی سمجھتے ہیں جس طرح سنّیوں یا شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔اس لئے یورپ میں ہم مسلمان اقلیت ہیں نہ کہ احمدی اقلیت۔

❀......**موصوفہ نے کہا کہ ایک اقلیت کی حیثیت سے ہمیشہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ آپ کو اپنی گردونواح میں بسنے والی اکثریت کے رسوم ورواج میں کس حد تک ڈھالنا ہوگا؟ حال ہی میں ایک مسلمان سیاستدان کے خواتین کے ساتھ مصافحہ نہ کرنے پر ہونے والی بحث کا آپ کو علم ہوگا۔میرا** سوال یہ ہے کہ آپ کے گردونواح میں رہنے والی کمیونٹی کی **توقعات مثال کے طور پر عورت سے ہاتھ ملانا وغیرہ آپ کی مذہبی آزادی کو کب اور کس طرح فسخ کرتی ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یہاں اور یورپ میں جہاں کہیں بھی ہیں معاشرہ کا بھرپور حصہ ہوتے ہیں۔آپ یہاں بھی اگر ہمسایوں سے پوچھیں گو کہ یہ ایک فارم ہے جہاں بہت زیادہ آبادی نہیں ہے مگر دوسرے قصبوں اور شہروں میں احمدی ہر جگہ معاشرہ کا بھرپور حصہ ہیں۔آپ صحافی ہونے کی حیثیت سے بتائیں آپ کے نزدیک integration کی کیا تعریف ہے؟ آپ کے نزدیک integration کی تعریف اَور ہے اور میرے نزدیک اَور ہے۔میرے خیال میں اگر مَیں ملکی قانون پر عمل کرتا ہوں، ملک کے ساتھ وفادار ہوں، ملک کے شہریوں کے حقوق ادا کرتا ہوں اور اس ملک کی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کرتا ہوں تو میرے نزدیک

مَیں اس ملک میں integrated ہوں اور اس ملک کا حصہ ہوں۔اور یہی بات میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے سیکھی ہے کہ وطن سے محبت آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔ ہاتھ ملانا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو ثقافتی، روایتی اور بسا اوقات مذہبی چیز ہے۔ اگر مَیں ایک مذہبی انسان ہوں اور میرا مذہب مجھے تعلیم دیتا ہے کہ عورت کی عزت کی خاطر اس کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا۔ میرا مذہب کہتا ہے کہ عورت کے ساتھ ہاتھ نہ ملاؤ اور اس کی حد سے زیادہ عزت کرو تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کو جھوٹی شہرت کی خاطر مسئلہ بنایا جارہا ہے اور اسے دیگر مسائل کی نسبت زیادہ اچھالا جارہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کا رواج ہے۔ اگر میں آپ سے ہاتھ نہیں ملاتا تو اس سے معاشرے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس سے آپ کے جذبات مجروح نہیں ہوتے۔ اگر میرا مذہب کہتا ہے کہ عورت کے ساتھ اس کی عزت کی خاطر ہاتھ نہ ملاؤ تو اس تعلیم کے پیچھے بھی کوئی حکمت ہے جسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر مجھے پتہ ہے کہ میری اپنی روایات ہیں، میری اپنی تعلیمات ہیں جن پر میں عمل کرتا ہوں اور دوسروں کو چاہئے کہ وہ میری روایات کو برداشت کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ integrate کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ آج کی دنیا میں ہر ملک میں مختلف مذاہب کے پیروکار رہتے ہیں اور ہر مذہب کے اپنے طور طریقے ہیں جن کے ساتھ ہمیں سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ اگر آپ مذہبی آزادی سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں تو گردونواح کے معاشرہ کو اس آزادی کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اگر معاشرہ کی طرف سے تقاضے بڑھتے چلے جائیں تو ایک نقطہ ایسا بھی آئے گا جب آپ کو مذہبی آزادی نہیں حاصل ہوگی۔

❁...... بعد ازاں موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا کہ تبلیغ بھی آپ کے مشن کا حصہ ہے۔ تو کیا سویڈن میں بھی تبلیغ آپ کے مشن کا حصہ ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سویڈن میں بھی ہم تبلیغ کررہے ہیں اور بعض سویڈش لوگ ہماری جماعت میں شامل بھی ہوئے ہیں۔ صرف پاکستانی یا ایشین لوگ ہی احمدی نہیں ہیں بلکہ سویڈن میں بھی اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی لوکل افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہورہے ہیں۔

❁......اس کے بعد موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک تبلیغ کا کام کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

اس کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے تو یہ پیغام پھیلانا ہے۔ جب انبیاء آتے ہیں تو وہ یہ مشن لے کر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام دیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمارا کام بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب کرنا ہے۔ پس تبلیغ کا کام غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ جو لوگ دیکھتے ہیں کہ ہماری تعلیمات اچھی ہیں وہ ہمارے ساتھ شامل ہوجاتے ہیں۔ اسی لئے لاکھوں کی تعداد میں ہر سال لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہاں بھی جرمنی اور یورپ کے بعض دیگر حصوں میں کافی لوگ ہماری جماعت میں شامل ہورہے ہیں۔

❁......موصوفہ نے کہا تبلیغی کاموں کے حوالہ سے کچھ مزید بتا سکتے ہیں کہ یہ کتنا وسیع ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تقریباً 207 ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور جن ممالک میں احمدیوں کی زیادہ تعداد ہے اُن ممالک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ وہاں ہماری مساجد ہیں۔ ہم اپنا پیغام پھیلا رہے ہیں اور آئندہ بھی پھیلاتے رہیں گے (انشاء اللہ)۔ اس تبلیغ کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا لاکھوں کی تعداد میں ہر سال لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ تبلیغ کے ذریعہ ہم اسلام کی اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کا پرچار کرتے ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں، ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، عورتوں کو وراثت کا حق دیا گیا ہے، عورت کو خلع کا حق دیا گیا ہے۔ یورپ میں تو یہ حقوق چند دہائیاں پہلے دیئے گئے تھے۔ پس یہ وہ تعلیمات اور قرآنی احکام ہیں جن پر ایک سچا مسلمان عمل پیرا ہوتا ہے۔ جب لوگوں کو اسلامی تعلیمات کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ آکر شامل ہوجاتے ہیں۔ ہمارا مقصد اس پیغام کو دنیا کے مختلف حصوں تک لے کر جانا ہے اور یہی کام ہم کررہے ہیں۔

❁......اس کے بعد موصوفہ نے پوچھا کہ جمعہ کے روز آپ کا خطبہ لائیو نشر ہوگا۔ اس خطبہ میں آپ کیا پیغام دیں گے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا خطبہ مسجد کے حوالہ سے ہی ہوگا۔ بالعموم جب میں کسی مسجد کا افتتاح کرتا ہوں تو میں مسجد کی اہمیت کا موضوع لیتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ یہ مسجد کس طرح بنی اور جماعت نے اس مسجد بنانے کیلئے کس طرح قربانیاں کیں۔ ہماری کیا تعلیمات ہیں اور کس طرح ہم سب کو اکٹھے ہوکر اپنے خالق کے سامنے جھکنا چاہئے۔ تو میرے خطبہ کا موضوع مسجد ہی ہوگا۔

❁......موصوفہ نے کہا کہ میرے علم میں آیا ہے کہ آپ یہاں پر مختلف فیملیز کا انٹرویو بھی کریں گے۔ یہ کتنا اہم ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرویو تو نہیں فیملیوں کے ساتھ ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ احمدیوں کے دل میں خلافت کیلئے بہت محبت ہوتی ہے اور خلافت کو بھی جماعت کے لوگوں سے بہت پیار ہوتا ہے جس طرح آپ کو اپنے بچوں سے پیار ہوتا ہے۔

یہ چاروں انٹرویوز بارہ بجکر 40 منٹ پر ختم ہوئے۔